



### گاندھیل میں سڑک حادثہ خاتون لقمہ اجل، بیٹا زخمی

سرینگر 19 جولائی // وسطی ضلع گاندھیل کے مقامات میں الٹا سڑک حادثے میں خاتون لقمہ اجل بن گئیں جبکہ اس کا بیٹا زخمی ہو گیا۔ یہی این آئی کے مطابق گاندھیل کے بری پورہ میں جمعہ کی صبح ٹرک اور اسکوٹی کے درمیان ٹکرائے جانے کے نتیجے میں اسکوٹی پر سوار خاتون لقمہ اجل بن گئیں جبکہ اس کا بیٹا زخمی ہو گیا۔ یہ حادثہ شام 5 بجے کے بعد پیش آیا جب اسکوٹی ٹرک سے ٹکرائی جس کے نتیجے میں 103

### کیرن میں مارے گئے دونوں درانداز غیر ملکی تھے اسن برقرار رکھنے کیلئے دراندازی کیخلاف مضبوط موقف کو برقرار رکھا گیا: دفاعی ترجمان

سرینگر 19 جولائی // فوج کا کہنا ہے کہ پوراڑہ کے کیرن سیکٹر میں دو غیر ملکی نٹ مارے گئے جن کے قبضے سے اسلحہ جیٹائی ساڑھ ساڑھ اور ایک پاکستانی شاخانی کارڈ بھی برآمد ہوا۔ یہی این آئی کے مطابق سرینگر میں تمام دفاعی ترجمان نے کیرن پوراڑہ سیکٹر کے بارے میں ایک پریس بیان جاری کرتے ہوئے بتایا کہ پوراڑہ سیکٹر میں



ایس آف کے سیکٹر میں فوجیوں کی ایک دستہ کی طرف سے اسلحہ کا قبضہ کیا گیا۔

### جموں و کشمیر میں اسمبلی انتخابات کی بازگشت

## ستمبر کے آخر میں منعقد ہونے کا امکان

### پانچ سے سات مراحل میں انتخابات ہوں گے، نتائج کا اعلان ماہ نومبر میں متوقع

سرینگر 19 جولائی // جموں و کشمیر میں اسمبلی انتخابات کی بازگشت کے لیے یہ بات سامنے آ رہی ہے کہ ماہ ستمبر کے آخر میں اسمبلی انتخابات منعقد ہونے کی توقع ہے اور انتخابات پانچ مراحل میں ہو سکتے ہیں۔ ایس این آئی کے مطابق طویل عرصہ کے بعد جموں و کشمیر میں اسمبلی انتخابات کے انعقاد کیلئے ایکشن کمیٹی آف اینڈیا کی سرگرمیوں کے تحت اس بات کا قومی امکان ہے کہ ماہ ستمبر کے آخر میں جموں و کشمیر میں اسمبلی انتخابات ہونے کا امکان ہے۔ ایس این آئی کے مطابق پانچ سے سات مراحل میں انتخابات منعقد ہونے کی توقع ہے اور انتخابات پانچ سے سات مراحل میں ہوں گے اور پھر اس کے بعد انتخابات کا اعلان ماہ نومبر میں



جموں و کشمیر میں اسمبلی انتخابات کی تیاریاں جاری ہیں۔

### جولائی مہینے کیلئے ماہانہ ریڈیو نشریات "من کی بات" اتوار 28 جولائی کو نشر ہوگی: وزیراعظم

سرینگر 19 جولائی // وزیراعظم نریندر مودی نے اعلان کیا ہے کہ جولائی کے مہینے کیلئے ان کا ماہانہ ریڈیو نشریات "من کی بات" اتوار 28 جولائی کو نشر ہوگی۔ ایس این آئی کے مطابق وزیراعظم نریندر مودی نے اعلان کیا ہے کہ ماہانہ ریڈیو نشریات "من کی بات" اتوار 28 جولائی سے شروع ہوگی۔ ان کے مطابق اس نشریات کے ذریعے ان کے ساتھ ساتھ ایکس پوزیشن اور دیگر امور کو بھی پیش کیا جائے گا۔



وزیراعظم نریندر مودی نے اعلان کیا ہے کہ جولائی کے مہینے کیلئے ان کا ماہانہ ریڈیو نشریات "من کی بات" اتوار 28 جولائی کو نشر ہوگی۔

### سخت ترین حفاظتی انتظامات کے بیچ امر ناتھ یا تراجاری

### گزشتہ 20 دنوں کے دوران 3.65 لاکھ یا تریوں نے گھما کے کوشن کئے

سرینگر 19 جولائی // سخت ترین حفاظتی انتظامات کے بیچ سالانہ امر ناتھ یا تراجاری ہے۔ گزشتہ 20 دنوں کے دوران 3.65 لاکھ یا تریوں نے امر ناتھ یا تراجاری کے کوشن کئے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ ایک اور قافلہ 4 ہزار یا تریوں پر مشتمل ایک اور قافلہ جاری ہے اور 4,821 یا تریوں پر مشتمل ایک اور قافلہ بھی جاری ہے۔



امرناتھ یا تراجاری کے موقع پر ہونے والے کوشن کے دوران ایک اور قافلہ بھی جاری ہے۔

### کے پی ڈی سی ایل نے بجلی فیس ادا نہ کرنے والے صارفین کے بجلی کنکشن کاٹ لئے

سرینگر 19 جولائی // منقطع کیا جا رہا ہے جب تک کہ وہ کے پی ڈی سی ایل کے ساتھ اپنے بلوں کی ادائیگی نہیں کر لیتے۔ واٹس آفٹ انڈیا کے مطابق کے پی ڈی سی ایل کی جانب سے ان صارفین کے بجلی کنکشن کاٹ لئے گئے ہیں جو صارفین کی بجلی کی ادائیگی نہیں کر رہے ہیں۔ ایک پریس بیان میں کے پی ڈی سی ایل کے ترجمان نے کہا کہ صارفین سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے بلوں کی بروقت ادائیگی کریں۔

### میرگنڈ پٹن میں پانی کی عدم دستیابی کیخلاف احتجاج

### سرینگر بارہمولہ شاہ پور پھر ناہا احتجاج کے دوران پرتشدد مظاہرے کی مظاہرین زخمی

سرینگر 19 جولائی // شمالی قصبہ چن کے چند میرگنڈ سسٹم کے صاف پانی کی عدم دستیابی کیخلاف مقامی لوگوں نے زوردار احتجاج کرتے ہوئے سرینگر بارہمولہ شاہ پور پھر ناہا احتجاج کے دوران پرتشدد مظاہرے کیے ہیں۔ ایس این آئی کے مطابق پانی کی عدم دستیابی کیخلاف احتجاج کے دوران پرتشدد مظاہرے کیے گئے اور کئی لوگوں کو زخمی کیا گیا۔



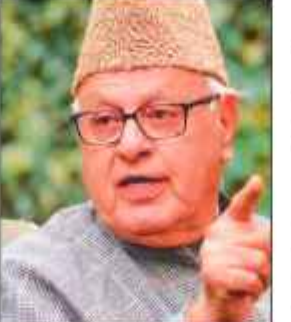
میرگنڈ پٹن میں پانی کی عدم دستیابی کیخلاف احتجاج کے دوران پرتشدد مظاہرے کیے گئے۔

### جموں و کشمیر پولیس سربراہ آراسون کے نام پر جعلی موبائل نمبر، پولیس نے کارروائی شروع کر دی

سرینگر 19 جولائی // کے مطابق جملہ زہریلوں کو سمجھنے اور ان کے علاج کے لیے ایک اور قافلہ بھی جاری ہے۔

### بھائی چارے سے ہی موجودہ چیلیجوں سے نجات پائی جاسکتی ہے

سرینگر 19 جولائی // محرم کے ایام میں جمہوریت اور شہادتِ قدیم کا سبق دیتے ہیں: فاروق عبداللہ



فاروق عبداللہ نے محرم کے ایام میں جمہوریت اور شہادتِ قدیم کا سبق دیتے ہیں۔

### مرکزی خدات خارج کی جانب سے اہم پیش رفت

سرینگر 19 جولائی // نے ایک بیان میں کہا ہے۔ وٹس ایپ کے ذریعے ایک ریٹائرڈ افسر نے ان کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے پوز کے ساتھ ساتھ امریکہ، چین اور یورپ سے منسلک ہیں۔

### رز لوکنڈ کو لگام میں دوران شب آگ کی ہولناکیاں واردات

سرینگر 19 جولائی // جنوبی ضلع کو لگام کے زلوکنڈ علاقے میں دوران شب آگ لگنے سے تین رہائشی مکانات کو نقصان پہنچا اور ان میں رہائشی افراد کو نقصان پہنچا۔



رز لوکنڈ کو لگام میں دوران شب آگ کی ہولناکیاں واردات ہوئی۔

### پونچھ میں سرکاری عمارت پر گرینڈ کی موجودگی سے خوف و ہراس، بم ڈسپوزل اسکواڈ نے ناکارہ بنایا

سرینگر 19 جولائی // ہے کہ جمہوریت کی شام صاحب سکھ پور ڈسٹرکٹ ہسپتال کے کمرے میں سرکاری عمارت کی عمارت کی عمارت پر گرینڈ کی موجودگی سے خوف و ہراس کی خبریں ملیں۔

### پی ڈی پی، این سی اور کانگریس کو باہر کا راستہ دکھانا ضروری

سرینگر 19 جولائی // جموں و کشمیر کے مردم قوں اور دینی جموں کی نہیں اور شخصیات کی ضرورت ہے۔



جموں و کشمیر کے مردم قوں اور دینی جموں کی نہیں اور شخصیات کی ضرورت ہے۔





# وقت کی اہمیت

سید مسرور

دنیا کی سب سے قیمتی متاع وقت ہے جو ایک بار چلا جائے تو واپس نہیں آتا، وقت ہمارا سب سے بڑا استاد ہے جو وہ کچھ سکھاتا ہے جو شاید ماں باپ، استاد، عالم کوئی بھی نہیں سکھا سکتا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ وقت ہمارے لیے ایسے ہے جیسا کہ بہتا ہوا سمندر، دریا اور آبشار، جو ایک بار بہ کر واپس نہیں آتے، اسی طرح گزرے وقت کی مثال ہے کہ گزرنے کے بعد بھی واپس نہیں آتا۔ سب سے اہم یہ کہ اس کو گزارنا کیسے ہے؟ بل کہ اس کو ایسے گزرنے کے وقت ہم کو گزارتا ہے۔ تجربوں سے، لوگوں کو ہماری زندگی کا حصہ بنا کر وقت اس کا تقیین کر رہا ہوتا ہے۔ وقت بے طے کرتا ہے کہ ہماری تعلیم اور تربیت کے بارے میں کون ذمہ دار ہوگا ہماری کن لوگوں سے ملاقات ہوگی، ہم کن کن درمیان پروان چڑھیں گے اور کن لوگوں کے ساتھ ہمارا واسطہ پڑے گا، یہ وہ دور ہوتا ہے ہماری زندگی کا جس میں ہماری ایسی کوئی سوچ نہیں ہوتی، قوت فیعلہ نہیں ہوتی یہ سب ہمارے والدین طے کرتے ہیں کہ مہیا تعلیم کیا ہوگا اور تربیت کس طرح ہونی چاہیے کہ تعلیم سے زیادہ اہم تربیت، اگر یہ سب صحیح اور وقت پر نہ ہوتی تو تمام عمر کی آزمائش، اس جگہ بھی وقت کی اہمیت لازم، اگر وہی زندگی اور وقت نکل گیا تو تمام عمر کا چھٹا ہوا۔ اس لیے یہ جاننا بہت ضروری کہ ہم کس کس کے زیر سایہ تربیت پائیں گے اور کس رخ پر چلیں گے؟ یہ سب وقت پر ہونا ضروری ہے۔ سب وقت طے کرتا ہے جو ہمیں گزارتا ہے، مختلف مرحلوں سے تجربوں سے، اس وقت کے بارے میں غور ہونا ضروری ہے۔ زندگی کے تجربوں سے گزرا ایسا ہی ہے جیسے ہیرے کو تراشا کہ قیمتی خوب صورتی سے تراشیں گے اتنا خوب صورت ہوگا۔ پھر اس کے بعد مرحلہ آتا ہے ہماری زندگی کے اس وقت کا جب ہم فیصلہ کرنے میں خود مختار ہوتے ہیں اور یہ ہماری اپنی ذات کے فیصلے پر منحصر ہوتا ہے کہ ہم کن لوگوں کو چھوٹے اپنے ساتھ لے جائیں، چاہے ہمارے دوست ہوں، کاروبار کے ساتھی یا ہمارے ساتھ زندگی گزارنے والے لوگ، یہ سب فیصلے وقت کے ساتھ ہوتے ہیں۔ بعض اوقات بہت سے لوگوں سے اپنا ٹک بٹلے ہیں مادہ ثانی طور پر لیکن وقت ان کا مقرر کردہ لیکن پھر یہ مرحلہ بھی شروع ہوتا کہ اس کا تقیین کریں کہ کس کے ساتھ ہمیشہ کے لیے رہنا ہے؟ زندگی کیسے گزارنی ہے اور پھر کون سا وقت کس کو دینا ہے؟ تقیین کیسے کرنا ہے وقت کو؟ اور کون وقت کو ہمارے ساتھ گزارنا چاہتا ہے اور یہ بات اس پر منحصر کہ ہم کس طرح کے رویے اختیار کرتے ہیں اور وقت کی قدر کر کے ہم خود کو کیسے لوگوں کے لیے آسانی مہیا کرنے والا بنیں؟ وقت کی ایک اہم ترین مثال دن اور رات ہے، اللہ تعالیٰ نے وقت کو تقسیم کیا ہے دن اور رات میں، 12 گھنٹے کا دن اور 12 گھنٹے کی رات، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وقت کی کیا اہمیت ہے۔ نمازوں کا وقت مقرر ہے اگر پروتھن نہ رہیں تو قنواہ۔ صبح کے وقت میں برکت رکھتی ہے کہ یہ رزق کی تقسیم کا وقت ہے۔ صبح کے مغرب کے اندر سے بعد روزانہ سے بند کر دیں اور برتنوں کو ڈھانپ دیں، یعنی اس میں بھی وقت کا تقیین ہے۔ دن میں ایسا کوئی حکم نہیں ہے۔ رزق کی تلاش کے لیے اللہ نے صبح کے وقت کو بہترین کہا ہے کہ سورج کے ساتھ ہی رزق کی تلاش میں نکلنا اور اس کا فضل تلاش کرو، پرندوں کو وہ بھی جو کھا نہیں چھوڑتا کیوں کہ وہ صبح کے وقت رزق کی تلاش میں نکلے ہیں۔ طے یہ ہوا کہ سب سے اہم ہے وقت کہ ہم اس کو کیسے صرف کرتے ہیں اور کیا حاصل کرتے ہیں۔ یہ بات بے شکر ہے کہ ہر چیز اگر وقت پر کرنی جائے تو اہم ہے یعنی رزق خالق کا تقیین، لوگوں کی قدر، نقصان سے بچنا، یہ سب وہ باتیں ہیں جو وقت کے بعد ہی ہوتی ہیں اور خسارے کا سوا ذرا ہے۔ سب سے اہم یہ بات کہ وقت کی قدر سیکھیں اور یہ تقیین کھانے جب ہر چیز کا وقت طے کر دیا تو کیا اہمیت ہے اس کی۔ سورج اپنے وقت پر طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ موسم اپنے وقت پر آتا ہے اور جاتے ہیں۔

# درِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو۔۔!



## درِ دل

سید فلیکس

اللہ تعالیٰ نے انسان کو معزز پیدا کیا ہے۔ اشرف المخلوقات بنا دیا ہے اگر وہ سب کے آگے ہاتھ پھیلائے لگے تو ساری عزت و وقار برباد ہو جائے گا۔ اس بارے میں ہادی برقی نبی آخر الزماں کے ارشاد گرامی کا مقہوم ہے: "جس شخص نے اپنی ذات کے لیے ایک مرتبہ سوال کا دروازہ کھولا، اللہ اس کے لیے تقویٰ و احتیاج کا دروازہ کھول دیتا ہے۔" یعنی جو انسان خود اپنے آپ کو ذلیل و رسوا کرتا ہے خدا بھی اس پر ذلت و رسوائی مسلط کر دیتا ہے اور اس کے لیے تنگی و افلاس کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ دراصل معاشرے کی صحت اور حسن کا دار و مدار حسن اور پر خلوص طریقے سے حقوق کی ادائیگی پر منحصر ہے۔ حقوق اللہ کے مقابلے میں حقوق العباد کی زیادہ اہمیت ہے کیوں کہ حقوق اللہ کی عمال ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سزاؤں سے بھی زیادہ اپنی مخلوق سے پیار و محبت کرتا ہے لہذا جو اس کی مخلوق کی مدد کرے گا اللہ بھی اس کو محبوب رکھے گا۔ اب ضروری ہے کہ مخلوق خدا کی خدمت کرتے ہوئے کسی چھوٹی سی نیکی کو بھی حقیر سمجھے کہ یہ موقع کتنا نہیں چاہیے جیسا کہ آقا نے دو عالم آخضر کا فرمان ہے: "آگ سے بچو، اگر بچو گے کچھ حصہ کسی ضرورت مند کو دے کر ہی سہی۔" سورہ بقرہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور نیکی کے کاموں میں آگے بڑھنے کی کوشش کیا کرو۔" حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا، مہیوم: "جو شخص دنیا میں کسی مؤمن کی تکلیفوں میں سے کسی تکلیف کو دور کرے گا، جو شخص کسی مشکل میں پھنسے ہوئے آدمی کو سانی فرمائے گا، جو کسی مسلمان کی سز پوشی کرے گا، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے۔"

شیطان اللہ کا شکر ہے لہذا انسان کے لیے لازم ہے کہ فضل خرقی سے بچے۔ مزید اس آیت میں اللہ رب العزت مآلی استطاعت کے فقدان کی صورت میں انکار کرنے کا اوب سکھا رہا ہے کہ اگر اظہار معذرت کرنا پڑے تو زنی اور مدھی کے ساتھ معذرت کرو، لیجے میں تشری اور تہنی نہ ہو، جیسا کہ لوگ عام طور پر ضرورت مندوں اور غریبوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے خرق کرنے کے انداز میں مکمل راہ نمائی فرمائی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے مآلی وسعت و فراوانی دی ہے اور ضرورت مندوں پر خرچ کرنے کا جذبہ بھی ہو تو اپنا ہاتھ نہ اٹھا کر کہ سب کچھ لادو اور پھر تنگ دستی کا شکر کرو اور نہ اپنا ہاتھ تنگ کر دو کہ بالکل گلے سے لگا لوں کہ درمیانی روش یعنی اعتدال کا راستہ اپناؤ۔ اسی طرح کے احکامات کی سورۃ البقرہ میں تاکید فرمائی ہے، مہیوم: "اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور مال باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور قرابت داروں، قبیلوں، غریبوں، محتاجوں اور عام لوگوں کے ساتھ بات اچھی طرح خوش خلقی سے کرنا۔" مذکورہ آیت مبارک میں اللہ کی عبادت کے فوراً بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد رشتہ داروں، قبیلوں اور مسائین کے ساتھ حسن سلوک اور حسن گفتار کے ساتھ مدد کرنے کی تلقین ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا، مہیوم: "تمام مخلوق اللہ کا کتبہ ہے۔ سو ان میں سے اللہ تعالیٰ کو پیارو اور شخص ہے جو اس کے عیال کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔" سورہ بقرہ، مہیوم: "حقیقی نیکی یہ ہے کہ مال کی محبت کے باوجود اقرباء کو دے۔ قبیلوں، مسکینوں، مسافروں اور

دینا ہے۔ اس میں غریبوں اور ناداروں کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے، سب سے پہلا خاندان کے غریب و نادار رشتے داروں کا ہوتا ہے جن کے حالات سے خاندان کے لوگ بہت اچھی طرح واقف ہوتے ہیں اس کے بعد قبیلوں، محتاجوں اور مسافروں کا حق ہے، اللہ نے جو بھی مال دیا ہے اسے تمام حق داروں میں درجہ بدرجہ تقسیم کرنے سے اللہ کی خوش نودی حاصل ہوتی ہے، یہ سب تقسیم کرنے کے لیے اپنی خواہشات کو انسان اتنا بڑھا دے کہ ان حق داروں کا حصہ بھی خود بڑھ کر لیا جائے، جو ان کے مال میں سے اللہ نے بطور امانت اسے ان لوگوں کو حق دیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مقہوم ہے: "اور جو لوگ سونا چاندی بیع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک سزا کی جزو دے دو۔" ضرورت سے زیادہ سونا، چاندی اور مال و دولت جمع کرنے کی اسلام میں سخت ممانعت ہے، یہ سب اللہ کی راہ میں خرچ ہونا چاہیے، اپنی ضرورت سے زیادہ مال کا بیع کرنا اور اسے غریبوں اور ناداروں میں تقسیم نہ کرنا اپنے آپ کو مشکل اور بلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ارشاد باری کا مقہوم ہے: "اور اپنا ہاتھ نہ تو اپنی گردن سے باندھ کر خرچ نہ کرے اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے تاکہ ملامت زدہ اور حسرت زدہ بن کر بیچارہ جائے۔" اللہ کو ہر کام میں اعتدال پسند ہے، حد سے زیادہ اور حد سے کم دونوں ہی عمل نقصان دہ ہیں، اعتدال پسندی بہترین طریقہ کار ہے اسی لیے مسلمانوں کو امت و وسط بنا دیا گیا۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ کا مقہوم ہے: "اور ہم نے جنہیں (ایسی) جماعت بنا دیا ہے جو (ہر پہلو سے) اعتدال پر

امانت میں مسلسل خیانت کرتے رہتے ہیں، ایسے لوگ بڑے نقصان میں ہیں لیکن جو لوگ ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں اللہ اپنے فضل سے انہیں اور بھی دے گا جو نیکی کے کاموں میں خرچ نہیں کرتے وہ دل گنہگار ہیں اور جو ضرورت کے وقت ضرورت مندوں کے کام آتے ہیں وہی فلاح پانے والا ہیں۔ ایسے شخص کے لیے اللہ نے بہت اہم انعام رکھا ہے جو شخص اپنے نفس کی بے پناہ خواہشوں کے باوجود کسی دوسرے کی مدد کرے اللہ اسے اور زیادہ عطا فرماتا ہے اور اس کے رزق میں وسعت عطا فرماتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد کا مقہوم ہے: "اور جو لوگ اللہ کے دینے ہوئے فضل کے معاملے میں نکل سے کام لیتے ہیں وہ اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ دین کے لیے اچھا ہے بلکہ یہ ان کے لیے بہت بڑا ہے جس مال میں انہوں نے نکل کیا ہے۔ اس کا طوق روز قیامت ان کے گلے میں ڈالا جائے گا۔" اللہ کی مخلوق جو اپنے تصرف میں لاتی ہے دراصل وہ اللہ کی ہی ملکیت ہے، اس نے مخلوق کو عارضی طور پر دیا ہے لہذا اس عارضی قبضے کے دوران اللہ کے مال کو اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کیا جائے اور نکل سے کام نہ لیا جائے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ کا مقہوم ہے: "انسان جلد بے نیاز کیا گیا جب اس پر مصیبت آتی ہے تو یہ بھرا جاتا ہے اور جب خوش حالی نصیب ہوتی ہے تو نکل کرتے لگتا ہے۔" مہیوم: "اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا کہ جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں وہ خود نکل کے ہیں اور دوسروں کو نکل کرنے پر آکاستے ہیں۔" (اللہ ہی) اللہ میں نکل جیسی اہمیت سے بچائے رکھے اور دیا ہوا مال اپنی راہ پر زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی اپنے صیب پاک کی طرف سے کھدے تو نیکو خاطر فرمائے۔ آمین

دیتا ہے۔ اس میں غریبوں اور ناداروں کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے، سب سے پہلا خاندان کے غریب و نادار رشتے داروں کا ہوتا ہے جن کے حالات سے خاندان کے لوگ بہت اچھی طرح واقف ہوتے ہیں اس کے بعد قبیلوں، محتاجوں اور مسافروں کا حق ہے، اللہ نے جو بھی مال دیا ہے اسے تمام حق داروں میں درجہ بدرجہ تقسیم کرنے سے اللہ کی خوش نودی حاصل ہوتی ہے، یہ سب تقسیم کرنے کے لیے اپنی خواہشات کو انسان اتنا بڑھا دے کہ ان حق داروں کا حصہ بھی خود بڑھ کر لیا جائے، جو ان کے مال میں سے اللہ نے بطور امانت اسے ان لوگوں کو حق دیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مقہوم ہے: "اور جو لوگ سونا چاندی بیع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک سزا کی جزو دے دو۔" ضرورت سے زیادہ سونا، چاندی اور مال و دولت جمع کرنے کی اسلام میں سخت ممانعت ہے، یہ سب اللہ کی راہ میں خرچ ہونا چاہیے، اپنی ضرورت سے زیادہ مال کا بیع کرنا اور اسے غریبوں اور ناداروں میں تقسیم نہ کرنا اپنے آپ کو مشکل اور بلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ارشاد باری کا مقہوم ہے: "اور اپنا ہاتھ نہ تو اپنی گردن سے باندھ کر خرچ نہ کرے اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے تاکہ ملامت زدہ اور حسرت زدہ بن کر بیچارہ جائے۔" اللہ کو ہر کام میں اعتدال پسند ہے، حد سے زیادہ اور حد سے کم دونوں ہی عمل نقصان دہ ہیں، اعتدال پسندی بہترین طریقہ کار ہے اسی لیے مسلمانوں کو امت و وسط بنا دیا گیا۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ کا مقہوم ہے: "اور ہم نے جنہیں (ایسی) جماعت بنا دیا ہے جو (ہر پہلو سے) اعتدال پر

# خسرت خدا کا سہارا بنو

صاحب زادہ ذیشان عظیم مصدومی  
آپ نے ان سب کا دست و پا باز و مددگار رہیں اور کشادہ دلی اور اعلیٰ ظرفی سے ان کی مدد کریں یہ ہمارا دینی اخلاقی اور انسانی فریضہ ہے، اس موقع پر سخاوت کیجیے اور نکل سے احتیاج نہ رہتے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مقہوم ہے: "اور ایسے لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں ہیں جو کجی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کجی کی عبادت نہیں ہیں اور جو کھانا اللہ نے اپنے فضل سے نہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں، ایسے لوگ ان نعمت کرنے والوں کے لیے ہم نے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔" (النساء) اس آیت مبارک سے ہمیں معلوم ہوا کہ اللہ نے اپنے کرم سے اگر کسی کو ناداری اور دولت روپیہ یا سوا اور شہرت سے نوازا ہے اور وہ شخص اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اور اس کو چھپا کر رکھتا ہے تو اس کو اللہ نے عمل اللہ کے نزدیک بہت پامناہدہ ہے اور اس کے لیے عذاب کا باعث بنے گا، جب کہ اگر اس مال و دولت پر اللہ کی نعمت پر اس کا شکر ادا کیا جائے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوگا اور نعمتوں میں اضافہ فرما دے گا۔ ارشاد باری کا مقہوم ہے: "تم (ان نعمتوں پر) بھی یاد کرو میں جنہیں (عزابت سے) یاد رکھوں گا اور میری (نعمت کی) شکر گزاری کرو۔" (البقرہ)

# آبی آلودگی کیوں؟ کیسے قابو پایا جائے؟



کبیر رحمان  
دنیا میں کم از کم ایک ارب لوگوں کو پانی کی کمی کا مسئلہ درپیش ہے اور 2.7 ارب انسان ایسے ہیں جنہیں سال کے کم از کم ایک مہینے میں پانی کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔  
حال ہی میں دنیا کے پانچ سو بڑے شہروں کا سروے کیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ ہر چار میں سے ایک شہر پانی کے دباؤ سے دوچار ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق یہ صورت حال ہے جب پانی کی سالانہ مقدار 1700 مکعب میٹر (17 لاکھ لیٹر) فی سرسٹم ہو جائے۔ بہت سے لوگوں کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ لندن میں بھی پانی کی فراہمی دباؤ کا شکار ہے۔

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ وہاں بہت بارش ہوتی ہے، لیکن لندن میں بارش کی مقدار جیسے اور نیو یارک کے مقابلے میں کم ہے اور یہاں 80 فیصد پانی دریاؤں سے آتا ہے۔ گریٹر لندن اتھارٹی کے مطابق 2025 تک شہر میں پانی کی کمی پڑنا شروع ہو جائے گا اور یہ مسئلہ 2040 تک سنگین شکل اختیار کر لے گا۔ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) اور اقوام متحدہ کے پچیس سے متعلق ادارے 'یونیسف' کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں صرف 36 فی صد آبادی پینے کا صاف پانی استعمال کر رہی ہے۔

پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کی گزشتہ سال جاری ہونے والی رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ گندے پانی کا استعمال ملک میں 30 فی صد بیماریوں کا سبب ہے اور 40 فی صد اموات بھی اس کی وجہ سے ہوتی ہیں۔  
تعلیم کے ساتھ ساتھ پانی کے ماحول کو تحفظ میں حصہ لینے کے لیے عملی سرگرمیاں بھی ہونی چاہئیں جیسے جمیل کے اطراف کوڑا کرکٹ اٹھانا، پکڑا سمندر میں نہ چھینکانا، ان لوگوں کے لیے جو بحالیات کے شعبے میں کام کرتے ہیں، وسیع الطلاق کے لیے گندے پانی کے علاج کے نئے طریقوں کو تلاش کرنا اور پانچواں ضروری ہوتا ہے۔  
گھروں میں پانی کی صفائی کا خیال رکھنے کے لیے شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ کوڑا کرکٹ کو وقت پر ٹھکانے لگائیں۔ اسے تالابوں، جھیلوں یا ندیوں میں نہ چھینکیں۔ یونائیٹڈ نیشنز انوائسٹمنٹ پروگرام (UNEP) اقوام متحدہ کا ایک اہم ادارہ ہے۔  
اس کی ایک رپورٹ کے مطابق صنعتیں بہت زیادہ فضلہ پیدا کرتی ہیں اور ویسٹ مینجمنٹ کا مناسب نظام نہ ہونے کے

# تیل ہماری صحت پر کیا اثرات مرتب کرتے ہیں؟

عائشہ شفیق  
جب سر کے بال چھوٹے ہوتے تھے تو داری ماں چکر کر سر میں تیل کی ماش کرتی تھیں اور پھر کس کر چلیا ہاتھ دیتی تھیں۔  
دودھ پلایا بڑھی رتی، تیسرے دن چلیا کھلو، آکر سرھوتی تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج سر کے بال کھنکے سیاہ، چمک دار ہونے کے ساتھ ساتھ خشکی سے پاک ہیں لیکن آج زمانہ بدل گیا اور لوگوں نے اپنے اور بچوں کے سروں میں تیل لگانا ہی چھوڑ دیا۔ نوبت یہاں تک آچکی ہے کہ چھوٹی عمر میں ہی سر کے بال سفید ہونا شروع ہو گئے ہیں۔  
بالوں کے بہت سے مسائل نے جنم لیا ہے۔ آکر بچوں کے سروں میں تیل لگانا کھینک لگانے کی عیبت دینے، نوجوان لڑکے لڑکیاں بھی تیل لگانا گوارا نہیں کرتے۔ آج کل کی نوجوان نسل مارکیٹ میں آنے والے نئے نئے شیمو مختلف برانڈز کے پیکلز سے بھر پور ہونے لگا ہے۔ کیا پڑاؤت بالوں کیلئے استعمال کر رہی ہیں۔ بڑے شہروں سے شروع ہونے والا فیشن اب چھوٹے چھوٹے شہروں اور قصبوں تک کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ تاہم گاؤں میں آج بھی ماہی بچوں کو بچپن ہی سے سر میں تیل لگانا کس کر چلیا ہاتھ دیتی ہیں۔ بزرگ خواہ مخواہ بھی ہیں کہ "تیل لگانے سے بالوں کی مشبوہ مٹاؤ مٹا ہوتی ہے اور بال تیزی سے بڑھنے کے ساتھ ساتھ کھنکے بھی ہوتے گتے ہیں۔" یہ بات دل کو بھی ہلکتی ہے کیونکہ آج بھی بزرگوں کے بال دکھیں تو کھنکے ہی دیکھنے کو ملیں گے۔  
آج کل اکثر نئے کوٹا سے کہ بال بہت کم زور رکھے اور سفید ہو گئے ہیں، بہت گرتے ہیں، بال لمبے نہیں ہوتے۔ اگر سوچیں اتوں اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اپنے بالوں کی صحت اور ان کی خوراک پر توجہ نہیں دیتے۔ جب ان کو کچھ نہیں دی جاتی تو پھر بڑے ہونے پر بالوں کی بیماریوں کا علاج ہوجاتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ کے بالوں کو کچھ خوراک مل رہی ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ آپ اپنے بالوں کی درست طریقے سے روزانہ صفائی کر رہی ہیں یا نہیں؟ بالوں کی صحت کیلئے مختلف شیمو، ہیر کڈ شیمو اور نوٹے آزمائے جاتے ہیں لیکن تیل کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ اگر آپ کی خواہش ہے کہ آپ کے سر کے بال کھنکے، سیاہ، چمک دار ہونے کے ساتھ ساتھ خشکی سے بھی محفوظ رہیں تو پھر سر میں سروں کا تیل لگانا شروع کر دیں اس قدر زیادہ لگانا کہ وہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے تاکہ بالوں کی نشوونما میں اپنا ٹھیک طرح سے کردار ادا کر سکے۔ یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ تیل صرف بالوں کیلئے ضروری نہیں ہوتا بلکہ مختلف اقسام کے تیل درودوں سے نجات کیلئے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً کلونگی کا تیل

حدیث نبوی ﷺ سے کہ کلونگی میں موت کے سوا ہر بیماری کا علاج ہے۔ علمی توفیق نظر سے روغن کلونگی یا بیٹیل، فاج، اومہ، جلدی امراض کے ساتھ ساتھ امراض قلب، خشکی اور درد کرنے کے علاوہ بالوں کیلئے بے حد مفید ہے۔  
زیتون کا تیل  
حدیث نبوی ﷺ سے کہ زیتون کا تیل کھاؤ اور اس سے جسم کی ماش کرو کیونکہ یہ پاک، صاف اور مبارک ہے۔ زیتون کا تیل خشک جلد کو نرم، ملائم کرتا ہے اور چہرے کی رنگت کو بھی نکھارتا ہے۔ یہ بدن کو بھی کرتا ہے اس لئے کہ زیتون کو زیتون کے تیل سے ماش کرتی کہتے ہیں۔ زیتون کا تیل فاج، کھنکے کے علاوہ غار، پھل، خشکی اور کچھ صورت میں بھی مفید ہے۔  
سروں کا تیل  
سروں کا تیل بھی جسم کی ماش اور بالوں کو لگانے کے علاوہ کھانے پکانے کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نہ صرف جسم میں کوہنکے اور بڑھنے میں دیتا بلکہ اور دیگر تیل کے برعکس جسم میں چربی اور وزن کو بھی بڑھنے سے روکتا ہے۔ اسے اجاری بیماری کیلئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ کھانا پکانے سے پہلے سروں کے تیل کو اچھی طرح کھول لیا جائے تو اس میں پکے گئے سامان سے کھنکے تیل جیسی مہنگی دودھ جاتی ہے۔ سروں کے تیل سے سر کے بالوں کی روزانہ ماش بالوں کو لگانا اور چمکدار بنانے کے علاوہ سر کی جلد کو خشکی سے صاف کرتی ہے۔ اس سے دماغ کو بھی تراش اور سکون ملتا ہے۔

تاریں کا تیل  
تاریں کا تیل بالوں میں لگانے سے نہ صرف بال گرنا بند ہوجاتا ہے بلکہ یہ بالوں کو نرم و ملائم، چمک دار اور لمبا کرتا ہے۔ اس کی قدرتی خوشبو تازگی کا احساس بھی پیدا کرتی ہے۔ واضح رہے کہ تاریں کا تیل بھی لگانا پکانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔  
آملہ، ریٹا اور سیکا کا تیل  
آملہ، ریٹا اور سیکا کا تیل سر کے تیل سے بالوں کی جڑوں میں مشبوہ ہوتی ہیں اور رفتہ رفتہ بال گرنا بند ہوجاتا ہے۔ یہ تیل، خشکی سے خاتمے کے ساتھ ساتھ بالوں کی سفیدی کو بھی دور کرتا ہے اور بال لمبے، سیاہ، چمک دار اور نرم و ملائم ہوجاتے ہیں۔  
چھیلی کا تیل  
چھیلی کا تیل بدن کو تھکتا ہے اس لئے کہ زور اور اجتناب اور لاپرواہیوں کو چند قطرے دودھ میں ملا کر بنا کر اپنی انتہائی مفید ہے۔ اپنی افادیت کے ساتھ ساتھ یہ خاسا گرم ہوتا ہے اس لئے ہمیشہ اس تیل کا استعمال ڈاکٹر کے مشورے کے بعد ہی کرنا چاہیے۔  
کھنکے، جڑوں، بچوں اور بڑوں میں درد کی صورت میں اگر چھیلی کے تیل سے ماش کی جائے تو درد کی شدت میں کمی آجاتی ہے۔ چھیلی کے تیل کی افادیت کے پیش نظر دوا ساز کمپنیاں اس کے کچھ لہو بھی تیار کرتی ہیں تاہم ایک بار پھر تاجید ہے۔

اور کیزوں اور چھروں کی افزائش گاہ بن سکتا ہے۔ ڈرائی گھیزو سے سیورج لائون تک گھورین شدہ سائٹوس کا اخراج بھی ان مسئلہ اور نقصان دہ سائٹوس کے ساتھ آتی آلودگی کا ایک تسلیم شدہ ذریعہ ہے۔  
جب بارش ہوتی ہے تو کھادوں، کیزے مارادو، بات، جزی یونی مارادو بات لے جانے والے کھیتوں سے بہنے والا پانی بارش کے پانی میں گھل جاتا ہے اور ندیوں اور نہروں میں بہ جاتا ہے، جو آبی جانوروں کے لیے شدید نقصان کا باعث بنتا ہے۔ اور دیگر آلودگی والے آبی ذرائع جیسے جھیلوں، ندیوں، تالابوں میں پانی کی آلودگی کا باعث بنتے ہیں۔  
کیماٹی کھادیں اور کیزے مارادو میں آبی آلودگی کی ایک بڑی وجہ ہیں کیونکہ یہ کیماٹی کھادیں اور کیزے مارادو بات کا شکار رھنوں کو کیزوں اور دیگر آلودگی سے بچانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

بہت سے سماںک میں، گاڑیوں کے اخراج میں عام طور پر Pb ہوتا ہے اور یہ ہوا کو مختلف تیل پمپ مرکبات (مشمول سلز اور نائٹروجن مرکبات، نیک کاربن آکسائیڈز) کے ساتھ آلودہ کرتا ہے جو پانی کے ذخائر میں بارش کے پانی کے ساتھ جمع ہو کر آبی آلودگی کا باعث بن سکتے ہیں۔ n

باعث وہ پکڑے کو پیٹھے پانی میں پھینک دیتے ہیں، جو نہروں، دریاؤں اور بند میں سمندر میں پھینک جاتا ہے۔  
یہ فضلہ جو آبی آلودگی کی ایک بڑی وجہ ہے اس میں نقصان دہ کیمیکلز ہوتے ہیں جن میں لیڈ، مرکری، سلفر، نائٹریٹ، آکسیجن اور بہت سے دیگر کیمیکلز شامل ہوتے ہیں جو پانی اور ہمارے ماحول کو آلودہ کرتے ہیں اور ہمیں نقصان پہنچاتے ہیں۔  
اگلی نسل کو نقصان پہنچانے بغیر زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے رہنما خطوط اور عالمی ایکشن پلان فراہم کرنے کے لیے کام کی گئی ہے۔ بڑے پیمانے پر شہری ترقی آبی آلودگی کی اہم وجوہات میں سے ایک ہے۔ جب بھی ایک نیا علاقہ تعمیر میں بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں تو زمین کی جسمانی خرابی اس کے بعد شروع ہوتی ہے۔  
جیسے آبیادی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، اسی طرح رہائش، خوراک اور پکڑے کی مانگ بھی بڑھ رہی ہے۔ جیسے جیسے زیادہ شہر اور قصبے ترقی کر رہے ہیں، اس کے نتیجے میں زیادہ خوراک پیدا کرنے کے لیے کھادوں کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔

نئی سڑکوں، مکانات اور صنعتوں کی تعمیر ڈرنٹ، کیمیکلز اور اخراج کے ذریعے پانی کی صفائی کو متاثر کرتی ہے۔  
سیورج لائون کے ایک ہونے سے زمین پانی میں کھورق دارم کے ساتھ ساتھ دیگر آلودگیوں شامل ہوتی ہیں اور جب بروقت مرمت نہ کی جائے تو، رتنے والا پانی سطح پر آسکتا ہے

زیادہ اہم لگتی ہیں۔ موبائل نے ہم سے ہمارا وقت چھین لیا ہے۔ خاص طور پر سوشل میڈیا ہمارے لیے زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ یہ نسبت اس کے کہ ہم اپنے بچوں کو وقت دیں، انہیں اسلامی اور دیگر صحیح آموز گہانیاں سنا سکیں، ان سے باتیں کریں، انہیں سکھائیں کہ وہ کیسے اچھے انسان اور مسلمان بن سکتے ہیں۔ یہ حیثیت ماں اولاد کی زیادہ تربیت کی ذمہ داری خواتین پر عاید ہوتی ہے اسی لیے ہمیں اپنا کام کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم واقعی اپنی اولاد کو اسلامی نقصان سے بچانے کے لیے اپنی جدوجہد کر رہے ہیں سچی دنیاوی نقصان سے بچانے کے لیے کرتے ہیں؟  
بچوں کے اگر امتحانات میں شہر کم آئیں یا کسی مضمون میں کم زور ہو تو ہم کبھی کبھی غم دہکتے ہیں، لیکن یہ غم و وہم اسے اچھا مسلمان بنانے کے لیے کرتے ہیں؟ بچوں کا دماغ ساہوگنی کی طرح ہوتا ہے جو ہم ابتداء میں سکھائیں گے وہ یہ کہہ لیں گے۔



میں ہوں تو ہم انہیں موبائل اور ٹی وی کی نذر کر دیتے ہیں کہ ہمیں سنا نہیں اور ہم اپنے کام بہ آسانی کریں۔ خود ان کے ساتھ کھیلنا، باتیں کرنا، ان کے مسائل سننا ہمیں مشکل لگتے لگا ہے۔ کیوں کہ ہمیں اپنی مصروفیت و دل چسپیاں

# تربیت اطفال مگر کیسے!۔۔۔!

آپ نے غور کیا ہے کہ ہم سب اس بات سے پریشان ہیں کہ بچے کھانا نہیں کھاتے، پیلے کے بچوں میں جو فرماں برداری کی وہ ذرا بھر بھی نظر نہیں آتی، ایسا کیوں ہے۔۔۔؟  
پیلے لوگ اپنے بچوں کو چھتا وقت دیتے تھے اتنا سنی لیکن پھر بھی وہ انہیں وقت دیتے ہی نہیں۔ لیکن پیلے بچوں کی جائز فرمائیں بھی اس طرح پوری کی جاتی تھیں کہ انہیں اس کی قدر رہے، آج ان کے منہ سے جوتے جوتے اور وہ پورا پورا ہوجاتا ہے۔  
پیلے گھروں میں نکلے اور رشتہ داروں سے ملنے کا رواج تھا آج چاہے کوئی بھی چھلی کا دن ہو کسی پارک یا ریسٹورنٹ نہیں تو شاپنگ مال کی نذر کرنا نہیں بن گیا ہے۔

# چھوٹی نیکی بڑا اجر

حاجی محمد حنیف مہذب  
اسلام دنیا کا واحد دین ہے جو حقوق العباد اور حقوق اللہ پر مخصوص زور دیتا ہے اور انسان کی عزت نفس کا خیال کرتا اور دوسروں کو اس کی تعظیم کا حکم دیتا ہے۔ دین اسلام میں حسنات کو قرب الہی کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ صوم و صلوات و زکوٰۃ و حج کے علاوہ بھی بے شمار طریقہ حسنات بیان کیے گئے ہیں جس کی ادائیگی سے بندہ اپنے رب سے قریب اور محبوب خدا ﷺ کی نگاہ میں محبوب ہوجاتا ہے۔  
حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مہذب کسی کے لیے سزا دینا بھی صدقہ ہے۔"  
راستے سے کھانا بنا کر یا کسی صدقہ سے، کسی کو کھانا کھا دینا اور لباس سے فروم کو پکڑے پہننا یا بھی صدقہ ہے۔ کسی یتیم، غریب، مسکین، فقیر کے سر پر دست



اسلام کسی بھی شخص کو دکھ، تکلیف، حو کا یا فریب دینے کی تعلیم اجازت نہیں دیتا، بل کہ وہ تو ہر ایک کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے کا حکم دیتا ہے اور یہی حسن اخلاق تھا کہ آج دنیا مسلمانوں سے بھری ہوئی ہے۔ حسن عمل اور حسن اخلاق خیر رب کریم کا پہلا ذریعہ ہے۔ قرآن کریم و احادیث مبارک ان دونوں معاملات کو کھانا تشریح و بسط کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔  
"نیکی کیا ہے۔۔۔؟"  
یہ انسان کے دل کی آواز ہے۔ اگر ایک شخص میرے کرتا ہے کہ وہ اپنی ذات سے کسی نقصان نہیں پہنچانے گا، کسی پر جبر و ظلم کے پہاڑ نہیں توڑے گا، ہر ایک کے کام آئے گا اور فرمان نبوی ایک کو پانچا ہاتھ بھرا ہے۔



تحریر مولانا عماد الدین عندلیب

تجارت اور سوداگری کے باہمی لین دین کے معاملات میں کمی بیشی کرنے یعنی لینے ہوئے تول کو بڑھا دینے اور دیتے ہوئے تول کو گھٹانے کو اصطلاح میں "ناپ تول میں کمی بیشی" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ناپ تول میں کمی بیشی کو اسلام سمیت دنیا بھر کے تمام مذاہب میں انتہائی تجارت اور نافرمانی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ناپ تول میں کمی بیشی درحقیقت دوسرے شخص کے حق کو حرام اور ناجائز طریقے سے مارنے کا دوسرا نام ہے۔ اسلام نے اپنی کامل اور گراں قدر تعلیمات کی روشنی میں اپنے مانتے والوں کو تمام شعبہ ہائے زندگی میں احکامات الہیہ کا پابند بنایا ہے۔ تجارت و سوداگری بھی ہماری زندگی کا ایک اہم ترین شعبہ ہے جس سے ہر وقت ہمیں واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ گزشتہ اقوام میں حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم "اہل مدین" تجارت و سوداگری میں خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ مدین، ایک فضیلت کا نام تھا، اور اسے کے نام پر ایک نئی جہتی بھی جوڑا، جو ان میں واقع تھی، اور انتہائی سربز و شاداب تھی، جس کی بدولت اہل مدین خاصے خوش حال اور پُر امن طور پر زندگی گزار رہے تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ جب ان میں مختلف قسم کی بدعنوانیوں، کفر و شرک، راد زنی، چوری اور لوگوں سے ظالمانہ طور پر ٹھیک لینے کے علاوہ انہیں ناپ تول میں کمی بیشی جیسی بدعنوانی کی رہنمائی ہونے لگی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کی زبان سے ان کو ناپ تول میں کمی بیشی سے منع فرمایا۔ سورہ اعراف میں ہے: "مؤمنین! اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، انہوں نے کہا اسے یہی قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو! اللہ کی عبادت کرو! اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل آچکی ہے۔ لہذا ناپ تول پورا پورا کیا کرو! (سورہ اعراف)

ناپ تول کا اسلامی اصول



مفسرین نے کہا ہے کہ ایسی ہستی کا نام مدین تھا۔ اور بعض کا کہنا ہے کہ یہ مدین کے علاوہ کوئی اور ہستی نہیں اور حضرت شعیب علیہ السلام اُس کی طرف بھی بھیجے گئے تھے۔ اہل مدین کو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے سے زودینے سے یوں کھنسا دیا ہے۔ چنانچہ سورہ شعراء میں ہے: "مؤمنین! ایک کے باشندوں نے پیغمبروں کو بھلا دیا، جب کہ شعیب نے ان سے کہا کہ کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو؟ انہیں جانو کہ میں تمہارے لیے ایک امانت دار پیغمبر ہوں، لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو اور میں تم سے اس کام پر کسی قسم کی کوئی اجرت نہیں مانگا، میرا اجر تو صرف اُس ذات نے اپنے ذمے لے رکھا ہے جو مارے دنیا جہاں کی پرورش کرتی ہے۔ پورا پورا ناپ دیا کرو اور ان لوگوں میں سے نہ بنو جو دوسروں کو کھانے میں ڈالتے ہیں۔ اور سید کی ترازو سے تولا کرو! اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھنا کر نہ دیا کرو! اور زمین میں فساد پھیلانے سے بچو۔" (سورہ شعراء)

میں آتا ہے، "مؤمنین! اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: "یہی قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور آخرت والے دن کی امید رکھو! اور زمین میں فساد پھیلانے سے بچو! پھر ہوا یہ کہ ان لوگوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کو بھلا دیا۔ چنانچہ زلزلے نے ان کو آ پکڑا اور وہ اپنے گھر میں اوندھے پڑے رہ گئے۔" (سورہ عبودت)

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سورہ بنی اسرائیل میں جو اخلاقی نصیحتیں فرمائیں ان کے ایک یہ بھی ہے، "مؤمنین! اور جب کسی کو کوئی چیز بیٹانے سے ناپ کر دو تو پورا ناپ تولنے کے لیے صحیح ترازو استعمال کرو! ایسی طریقہ درست ہے اور ای کا انجام بہتر ہے۔" (سورہ بنی اسرائیل)

لے رکھا ہے جو مارے دنیا جہاں کی پرورش کرتی ہے۔ پورا پورا ناپ دیا کرو اور ان لوگوں میں سے نہ بنو جو دوسروں کو کھانے میں ڈالتے ہیں۔ اور سید کی ترازو سے تولا کرو! اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھنا کر نہ دیا کرو! اور زمین میں فساد پھیلانے سے بچو۔" (سورہ شعراء)

لیکن جب دو لوگ ناپ تول میں کمی بیشی جیسی بدعنوانی سے باز نہیں آتے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ظالم فرمایا۔ مؤمنین! اور ایک کے باشندے (بھی) بڑے ظالم تھے! ایک اصل میں گھٹنے کو کٹتے ہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام جس قوم کی ہستی کی طرف بھیجے گئے تھے، وہ ایسے ہی گھٹنے چنگل کے پاس واقع تھی۔ بعض مولانا سید شہناز حسین نقوی

اخلاص نیت، فضائل و برکات



مولا سید شہناز حسین نقوی
خلوص دل انسان کے ہر عمل میں ضروری ہے۔ عبادت میں تو یہ درجہ اولیٰ ضروری ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں خاص توجہ دینی چاہیے۔ جب تک دل کا خلوص نہ ہو تو کوئی کام کارگر نہیں ہوتا۔ ہر کام اللہ کے لیے خاص ہو کر کرنا چاہیے۔ جس کام میں خلوص اور لہجیت ہو وہی کام ہمیشہ باقی رہتا ہے۔

اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ رکھو۔

مطلق خیر بھی نہ ہوئی۔ یہ یا وہ خدا آپ کے انتہائی خلوص اور عبادت کا عالم تھا، جس کی آج تک مثال دی جاتی ہے۔ جب آپ نماز کے لیے آ رہے ہوتے تھے تو آپ کے بدن کے زونیں زونیں سے خوف الہی ظاہر ہوتا تھا کہ اب مالک الملک کی بارگاہ میں حاضر ہو رہا ہوں۔ اولیاء اللہ کے واقعات ہیں، جو یقیناً ہم سب کے لیے ابد الابد تک بہترین درس و نصیحت ہیں۔ روح کی اس باندی پر خلوص نیت پھینچنا ہے۔ بعض افراد سب کچھ ہونے کے باوجود اپنے جذبات کو ظاہر نہیں کرتے اور بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ ایک کوزا دان راستے کی ذرتی میں دے دیتے ہیں تو اپنا نام گھنڈے پتے ہیں تاکہ لوگوں کو ملہم ہو جائے کہ یہ فلاں شخص نے دیا ہے۔



بھنگ..... دوا یا دوا باء

تھمسیر برانانسیم
مالی و جینی فوٹو کوسا سے رکھنے ہوئے حکومت پاکستان نے یکم ستمبر 2020 کو کوسا کی نگرانی میں بھنگ کی کاشت کی حدود اجازت دینی تو دو برس اگست 2021ء میں راولپنڈی میں جی بی ٹی روڈ سے ہٹ کر واقع زرعی تحقیقاتی مرکز (روایت) میں ایک ایکڑ زمین پر کیرن ہاؤس بنایا گیا جس میں بھنگ کے پودے بڑے بڑے پودے قطاروں کی شکل میں ترتیب سے گھلوں میں لگائے گئے۔ ان پودوں کو ڈرپ اریٹیشن سے ڈریلے پانی دیا گیا جبکہ کیرن ہاؤس میں بڑے ایکڑ زمین لگا کر وہاں ہوا کے بہاؤ کا احتیاط کیا گیا۔ یہ فصل 3 ماہ کی مختصر مدت میں تیار ہوئی اور گزشتہ دنوں 23 دسمبر 2021ء کو وفاقی وزیر سائنس و ٹیکنالوجی شلی فرارز نے اس فصل کی کٹائی کا افتتاح کیا۔ بھنگ ایک ایسا پودا ہے، جو اکثر اوقات خوردگی ہوتا ہے، لیکن اس کے پتوں، پھولوں اور ستنے میں موجود ٹیکونول کے پانی کی اجزاء کے بارے میں دنیا تاحال مکمل طور پر واضح نہیں کہ اس کے فوائد یا ہر دہا میں یا نقصانات، تاہم باہرین کا کہنا ہے کہ کڑی نگرانی میں سائنسی بنیادوں پر اس کی کاشت انسانیت کی خدمت کر سکتی ہے۔ بھنگ کا پودا آدھے میٹر سے ایک میٹر تک لمبا ہوتا ہے، اس کی شاخیں باریک ہوتی ہیں، جن پر چار پانچ پتے ملتے ہیں۔ یہ پتے گہرے سبز اور کھردرے

